احادیث سے صحابہ کرام کا استدلال و امتثال

(از مولانا عبدالرؤف رحمانی جھنڈانگری)

(۲)

حضرت عمر فاروق رضؓ منکرین حدیث احادیث نبویہ کی کوئی قدر و قیمت نہیں سمجھتے اور یہ کہتے ہیں کہ ہر زمانہ کا "مرکز ملت" یعنی خلیفۂ وقت یا امام وقت زمانہ کے مقتضیات و ماحول کے مطابق سنن نبویہ میں تبدیلی کر سکتا ہے اور ضرورت پڑے تو سنن نبویہ کو چھوڑ سکتا ہے۔ اس نظریئے پر مفصل تنقید کرتے ہوئے ہم پہلی قسط میں ثابت کر چکے ہیں کہ خلفائے راشدین میں سے پہلے خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ سنن نبویہ کے طالب و عاشق تھے۔ اور بلا کم و کاست اس پر عمل کرتے تھے۔ آج کی صحبت میں فاروق اعظم حضرت عمر رضؓ کے ان واقعات کا ذکر ہوگا۔ جن سے ان کا احادیث نبویہ سے استدلال و امتثال اور انتظام سلطنت ثابت ہوتا ہے۔

(۱) حضرت عمر رضؓ کے پاس ایک مقدمہ آیا جس میں ایک لڑکے کے قتل میں خود اس کا باپ ماخوذ تھا حضرت عمر رضؓ باپ کی اس سنگ دلی سے تلملا اٹھے اور چاہا کہ اس کو قصاص میں قتل کر دیں۔ لیکن حدیث نبوی یاد آتی ہے۔ لَا یُقَادُ الْوَالِدُ مِنْ وَلَدِہٖ یعنی والد سے اولاد کا بدلہ نہ لیا جائے۔ اس لئے اس کو قتل نہیں فرمایا۔ چنانچہ آپ نے اتباع و امتثال کے جذبہ سے فرمایا کہ اگر میں نے یہ حدیث نہ سنی ہوتی تو میں آج تم کو ضرور قتل کر دیتا۔[۱] تاہم حضرت عمر رضؓ نے سیاستہً بطور جرمانہ اس سے دیت دلوا دی۔[۲]

(۲) حضرت عمر رضؓ نے ایک بار حجر اسود کو دیکھا تو چومنے سے پہلے اپنے جذبۂ اتباع کا اس طرح اظہار فرمایا

لولا انی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبلک ما قبلتک	یعنی اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ لیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی تیرا بوسہ نہ لیتا۔

راوی کا بیان ہے۔ ثُمَّ قَبَّلَہٗ یعنی تر جمہ فرما کر پھر اس کا بوسہ لیا۔[۳] اس روائت سے معلوم ہوا

[۱] مسند احمد جلد اول ص ۱۶ [۲] بیہقی ص ۳ جلد ۸ [۳] مسند احمد ص ۱۷ جلد اول۔ طبع اول و ص ۱۹۷ جلد اول طبع معارف

کہ سنن نبویہ میں سے ہر سنت پر عمل کا کتنا اہتمام تھا۔ اور اتباع سنت کا کس قدر طاقتور جذبہ تھا کہ نظر وفکر پر کچھ گرانی محسوس کرنے کے باوجود اتباع سنن میں ہرگز فرق نہ آنے دیا۔

(۳) حضرت عمرؓ کا اتباع سنت وامتثال احکام کا حال اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جب سے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آباؤاجداد کی قسم کھانی ممنوع ہے تب سے میں نے نہ ازخود ایسی قسم کھائی ہے نہ کسی کی قسم کو نقل کیا۔[1]

دیکھئے کہ خلفائے راشدین ہلکی سے ہلکی جزئی اور معمولی سے معمولی بات کے مطابق بھی زندگی گذارنے کا اہتمام رکھتے تھے اس کے خلاف وہ تصور ہی نہیں کر سکتے۔

(۴) حضرت عمرؓ کو جب مارنے والے نے ایسا زخمی کر دیا کہ آپ اسکے صدمات سے جانبر نہ ہو سکے۔ علاج کے سلسلہ میں کئی طبیب آئے آخری جو طبیب آئے انہوں نے حالات کے اندازہ اور دواؤں کے عدم افادیت کے تجربے سے کہا کہ آپ کو جو کچھ وصیت کرنا ہو کر لیجئے۔ اب وقت آخر معلوم ہوتا ہے۔ گھر والے یہ مایوسی کی بات سن کر رونے لگے۔ حضرت عمرؓ جو بے ہوش پڑے ہوئے تھے حدیث کے خلاف رونا دھونا دیکھ کر فرمانے لگے

لا تبکوا علینا من کان باکیا فلیخرج[2] — یعنی میرے لئے گریہ وزاری نہ اختیار کیا جائے البتہ جسے اپنے جذبات پر قابو نہ ہو وہ میرے پاس سے باہر نکل جائے

اللہ اللہ ان عاشقان حدیث کو مرتے مرتے بھی احادیث نبویہ کا خیال تھا۔ اور اس پر عمل درآمد کرنے کا ہمہ گیر ہمہ وقتی لحاظ تھا۔

(۵) حضرت حسنؓ راوی ہیں کہ حضرت عمرؓ نے حج تمتع سے روکنا چاہا تو میرے والد (حضرت علیؓ) نے ان سے کہا کہ آپ کو ایسا کرنے کا حق نہیں ہے۔ کیوں کہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ "حج تمتع" کیا ہے۔ اور آپ نے منع نہیں فرمایا یہ سن کر حضرت عمرؓ نے اپنے اعلان عام کرنے کے خیال سے اعراض فرمالیا۔ اسی طرح ایک موقع پر حضرت عمرؓ نے حبراء کے حلّوں کے استعمال کو ناجائز ٹھیرانا چاہا کیونکہ پیشاب سے رنگے جانے کا ان کو شبہ ہوا تھا۔ لیکن میرے والد (علیؓ) نے ان کو ٹوکا کہ آپ اس کے مجاز نہیں ہیں۔ حبراء کی چادر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنی ہے اور ہم نے بھی آپ کے زمانہ میں استعمال کیا ہے۔[3]

---

[1] مسند احمد جلد اول ص۱۸ طبع اول [2] مسند احمد جلد اول ص۴۲ [3] منتخب کنز العمال جلد دوئم ص۳۳۶

ان ہر دو واقعات سے معلوم ہوا کہ خلفائے راشدین ایک دوسرے کو سنت نبویہ ہی کے مطابق عمل پیرا ہونے کی تلقین و تبلیغ فرمایا کرتے تھے۔ نیز یہ معلوم ہوا کہ اپنی رائے کے خلاف حدیث نبوی معلوم ہو جانے پر حضرت عمرؓ حدیث کے مطابق ہی عمل فرماتے۔ حدیث قولی، حدیث فعلی، حدیث تقریری کے سامنے سر تسلیم خم کر دیتے تھے۔ نیز معلوم ہوا کہ "مرکز ملت" اور "امام وقت" اپنی رائے کے مطابق احکام میں ذرا بھی تغیر روا نہ رکھتے تھے۔ بلکہ اپنی رائے کو واپس لے کر حکم نبوی کے سامنے سر تسلیم خم کر دیتے تھے۔

(۶) یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ حضرت عمرؓ نے یہودیوں کو ارض خیبر سے جلا وطن کر دیا تھا۔ یہ اخراج یہودیوں کی ایک بدباطنی، شرارتوں اور خفیہ سازشوں کے سبب عمل میں آیا تھا۔ اس موقعہ پر خیبر کا ایک معزز یہودی آیا اور کہنے لگا کہ آپ ہم کو نکال رہے ہیں حالانکہ ہم کو خود محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہاں رہنے دیا اور معاشی گذران کے لئے ہم کو اراضی خیبر بٹائی کاشت کے لئے حوالہ فرمائی حضرت عمرؓ نے جواب دیا

اظننت انی نسیت قول رسول اللہ	یعنی کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقولہ
صلی اللہ علیہ وسلم کیف بک اذا اخرجت	بھول گیا ہوں جس میں آپ نے خاص تم سے فرمایا تھا کہ تمہارا
من ارض خیبر	کیا حال ہوگا جب تم خیبر کی زمین سے نکال دیئے جاؤ گے؟

اس نے کہا یہ ابوالقاسم (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ایک خوش مذاقانہ جملہ تھا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ تم سے مذاق کی کیا ضرورت تھی؟ وہ ایک حقیقت تھی جس کی تعبیر یہی جلاوطنی ہے۔[۱]

حضرت عمرؓ نے یہودیوں کے جلاوطن کرنے کا یہ اہم اقدام محض ایک ارشاد نبوی کی روشنی میں کیا تھا جس میں سیاسی و دینوی فوائد بھی حاصل ہوئے پس جو لوگ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کے نزدیک احادیث کی کوئی اہمیت نہیں تھی اس تاریخی انقلاب سے حضرت عمرؓ کے استدلال و احتجاج بالحدیث کو دیکھ کر ان کو اپنے نظریئے پر غور کرنا چاہیئے۔

(۷) خانہ کعبہ کی دیواروں پر تصویریں بنی ہوئی تھیں ایک موقعہ پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو حکم دیا کہ اسے مٹا دیں فبل عمر ثوباً ومحاھا یعنی حضرت عمرؓ نے ایک کپڑے کو پانی سے بھگویا اور رگڑ رگڑ کر تصویروں کا رنگ و روغن اڑا دیا۔ حتیٰ کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس میں داخل ہوئے تو تصویروں کا نام نشان تک اس میں باقی نہ رہ گیا۔[۲]

اس روایت کا ہمارے موضوع سے ایک جزء کا تعلق ہے کہ وہ ارشادات رسالت اور فرمان نبوت کے

[۱] منتخب کنز العمال جلد دوئم ص۳۱۲ [۲] مسند احمد جلد سوم ص۳۹۶

سامنے سرِ تسلیم خم کر دیتے اور احکام نبوی کی تعمیل و تکمیل کرتے۔

(۸) ایک بار حضرت عمرؓ نے تمیم داری کو عصر کے بعد نماز پڑھتے دیکھا تو انکو درہ سے مارا۔ نماز پڑھ لینے کے بعد حضرت تمیم داریؓ نے پوچھا رضی اللہ عنہ آپ نے مجھے کس قصور پر مارا؟ فرمایا کیا انہیں معلوم نہیں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا پس اسکی خلاف ورزی اور عصر کے بعد نماز پڑھنے کے سبب تم کو میں نے مارا ہے[۱]

اس روایت سے معلوم ہوا کہ فاروقِ اعظم سنن نبویہ کی اتباع خود بھی کرتے تھے اور دوسروں سے بھی اسکی اتباع کراتے تھے

(۹) ایک مرتبہ حضرت عمرؓ مسجد نبوی کے دروازہ پر بیٹھے اور دروازہ پر ہی بیٹھ کر گوشت کھایا اور اس کے بعد ہی تازہ وضو کے بغیر نماز ادا کی نماز ختم کرنے کے بعد فرمایا۔

فَقَعَدْتُ مَقْعَدَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَکَلْتُ طَعَامَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وَصَلَّیْتُ صَلَاۃَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم[۲]

یعنی میں نے اس طرز عمل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کیا ہے کہ جہاں آپ بیٹھے تھے وہیں میں بیٹھا اور وہاں بیٹھکر جو کھانا آپ نے کھایا تھا وہی میں نے بھی کھایا اور پھر بلا جدید وضو کے جسطرح آپنے نماز پڑھی تھی اسی طرح میں نے بھی نماز پڑھی

اس واقعہ سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت عمرؓ ہر چھوٹے بڑے جزئیہ اور ہر معاملہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت اور مطابقت کی بڑی خواہش رکھتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی قدم بہ قدم مشابہت و مماثلت کا سچا و حقیقی جذبہ آج نایاب ہے سہ

تابعِ حق دیدنش نادیدنش خوردنش نوشیدنش خوابیدنش

(۱۰) رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ جو تم کھاتے ہو وہی کھانا اپنے غلاموں کو بھی کھلاؤ۔ حضرت عمرؓ کا اس پر عمل تھا چنانچہ جب فاروقِ اعظمؓ حضرت صفوانؓ کی دعوت میں تشریف لے گئے۔ تو غلام کے ساتھ ہم نوالہ ہم پیالہ ہو کر کھانا کھایا۔ اس کے علاوہ دوسرے موقعوں پر بھی جب غلاموں کے ساتھ جاتے تو ایک ہی کھانا ایک دسترخوان پر کھاتے[۳]

(۱۱) حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ایک شخص کا نام محمد تھا اور ایک شخص اس کو گالی میں برا بھلا کہہ رہا تھا۔ حضرت عمرؓ نے محمد نام والے آدمی سے کہا کہ تمہارے اس نام سے گالی گلوچ کے موقعہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی کے ساتھ سوءِ ادب کا مظاہرہ ہو جاتا ہے اس لئے اب آئندہ سے تمہارا نام محمد

[۱] منتخب کنز العمال جلد سوم ص۳۷۱ [۲] منتخب کنز العمال جلد سوم ص۴۲۵ [۳] ادب المفرد ص۳۱

نہیں رہے گا فرمایا

واللہ لا تدعی محمد ما — اللہ کی قسم! تجھے محمد کے نام سے نہیں پکارا جائے گا۔

دمت حیاً — جب تک تو زندہ رہے گا

اس نے جواب دیا میں امیرالمومنین سے قسمیہ عرض کرتا ہوں کہ میرا نام محمد خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقرر کیا ہوا ہے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا۔

لا سبیل الی الشئی سماہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم[۱] — یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر کردہ نام کے بدلنے کی مجھے مجال نہیں ہے۔

ذرا اس انداز کو دیکھئے کہ یا تو بڑے شدومد سے فرما رہے تھے کہ تمہارا نام بدلا جائے گا اور یا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقرر کردہ نام معلوم ہوتے ہی سر تسلیم خم کر دیا اور مجالِ دم زدن اپنے لئے کچھ بھی باقی نہ سمجھا۔

(۱۲) حضرت عمرؓ کو کسی ذریعہ سے یہ اطلاع پہنچی کہ حضرت زید بن ثابت یہ فتوے دے رہے ہیں کہ جماع کے بعد اگر انزال نہ ہو تو غسل نہیں ہے حضرت عمرؓ نے ان کو طلب کیا اور سختی سے فرمایا

قد بلغت ان تفتی الناس فی مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برائیک — کہ تم مسجد نبوی میں اپنی رائے سے فتوے دینے لگے ہو۔

انہوں نے فرمایا حدیث الماء من الماء کے مطابق یہ فتوے میں نے دیا تھا حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ اور حضرت معاذ بن جبلؓ اور حضرت عائشہؓ کے سامنے یہ واقعہ تحقیق مسئلہ کے لئے پیش کیا۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا اذا جاوز الختان الختان فقد وجب الغسل اور یہی بات حضرت علیؓ اور حضرت معاذ بن جبلؓ نے بھی کہی۔ غرض جب مسئلہ محقق ہو چکا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر اس حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کسی فتوے پر عمل کیا گیا یا اسکے خلاف کوئی فتوے نافذ کیا گیا تو میں ایسے لوگوں کو سخت سزائیں دوں گا۔[۲]

اس روایت سے صاف ظاہر ہے کہ "مرکز ملت" یا "خلیفہ وقت" احادیث کی اہمیت و اقدمیت کو سب کے دلوں میں اور سب کی زندگیوں میں اسکے نافذ اور رائج دیکھنا چاہتے تھے۔

(۱۳) حضرت عمرؓ شام کے سفر پر جب تشریف لے گئے تھے تو ایک زمیندار دہقان نے آپ کی دعوت کرنی چاہی اور یہ کہا کہ میں آپ کے لئے کھانا طیار کرا چکا ہوں آپ اپنے ساتھ تمام شرفاء اور افسران و حکام کو

---

[۱] مسند احمد جلد چہارم ص ۲۱۶ [۲] مسند احمد جلد پنجم ص ۱۱۵

لے کر میرے غریب خانہ پر کھانا تناول فرمالیں چونکہ داعی کا مکان گرجوں کے ماحول میں تھا اسلئے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ہم ایسے گرجا گھروں کے احاطہ میں جانے کی طاقت نہیں رکھتے جس میں طرح طرح کے جانداروں کی تصویریں آویزاں ہوں۔[1]

زمانہ خلافت کا ہے فتوحات کی وسعت و کثرت ہے۔ جدید تمدن کی چیزوں کی ریل پیل ہے۔ شاہان فارس و روم قیصر و کسریٰ کے سامانوں کی بہتات ہے مگر فاروق اعظمؓ کے قلب پاک کی سادگی وہی قائم ہے چنانچہ آپ ایسے گھر میں دعوت بھی قبول نہیں فرماتے جہاں تصویروں پر نظر پڑنے کا امکان ہو۔ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کا یہ بے پناہ جذبہ آج اس دنیا میں کہاں ڈھونڈھیں آج دنیا کا گوشہ گوشہ تصویر سازوں و تصویر پسندوں سے پٹا ہے والی اللہ المشتکی

(۱۴) حضرت عمرؓ کو اطلاع ملی کہ آپ کے ایک صاحبزادے نے اپنے مکان کی دیواروں پر تزئین و آرائش کے لئے کپڑوں کا چک چڑھا رکھا ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر یہ بات ثابت ہوگئی تو میں صرف پردوں ہی کو نہیں بلکہ اس گھر تک کو جلا دوں گا۔[2]

اس واقعہ سے اسراف و تبذیر و نمود و نمائش سے روکنے والی احادیث نبویہ کے تقاضہ پر نیز نہی عن المنکر کے حدیث پر عمل کرنے کا اہتمام ظاہر ہوا۔

(۱۵) حضرت عمرؓ نے ایک جوان کو دیکھا کہ وہ اپنے تہ بند کو ٹخنے سے نیچے لٹکائے ہوئے ہے تو اس کو آواز دی اور کہا کیا تجھے حیض آتا ہے اس نے جواب دیا۔ امیر المومنین مرد کو حیض سے کیا واسطہ۔ فرمایا تو پھر کیا معاملہ ہے کہ اپنے قدموں تک تو نے تہ بند کو حائضہ عورتوں کی طرح لٹکا رکھا ہے یہ کہہ کر حضرت عمرؓ نے ایک چھرا منگوایا اور ٹخنہ کے نیچے لٹکنے والے حصوں کو کاٹ دیا۔[3]

دیکھئے یہاں حضرت عمرؓ نے مسبل ازار والی حدیث پر عمل فرمایا۔ اور حدیث من رای منکم منکراً فلیغیرہ بیدہ کے تقاضہ کو پورا کیا جو اہل اقتدار کے لئے شرعاً لازم ہے۔

(۱۶) ایک بار حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ اپنے صاحبزادے ابوسلمہ کو ریشمی قمیض پہنے ہوئے دیکھ کر حضرت عمرؓ نے حدیث نبوی کی بنا پر ٹوکا۔[4]

(۱۷) حضرت عمرؓ کو ایک بار اطلاع ملی کہ قبیلہ ثقیف کے فلاں آدمی کے گھر میں شراب کی ایک بڑی مقدار موجود ہے حضرت عمرؓ نے بنفس نفیس تحقیقات فرمائی تو آپ نے کافی شراب وہاں سے برآمد کی۔ اور اس کے بعد اس کے گھر کو جلانے کا حکم دے دیا۔[5]

(باقی)

---

[1] ادب المفرد للبخاری ص۱۸۳ [2] منتخب کنز العمال ج۶ ص۲۳ [3] ایضاً ص۲۰۳ [4] منتخب کنز العمال ج۶ ص۲۰۶ [5] کتاب الاموال ص۹۶